Scanned by CamScanner

انگلیوں پر دس ہزار تک گنتی
یعنی
تسبیح
کا مسنون طریقہ

انگلیوں پر دس ہزار تک گنتی
یعنی
تسبیح
کا مسنون طریقہ
"اوراد رحمانی واذکار سبحانی"
مؤلفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
سے ماخوذ باتصاویر توضیح وتسہیل
مرتّب
عبدالحفیظ محمد عمر منیار
ادارہ اشاعت دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ

نام کتاب ـــــــــ تسبیح کا مسنون طریقہ

مرتب ـــــــــ عبدالحفیظ محمد عمر منیار

کمپوزنگ ـــــــــ آسیہ کمپیوٹرس، نیو رنجیت نگر دہلی ۸

سنہ اشاعت ـــــــــ دسمبر ۱۹۹۷ء

تعداد ـــــــــ ۱۰۰۰

باہتمام ـــــــــ محمد انس

مطبع ـــــــــ جوہر آفسیٹ پریس

ناشر: ادارہ اشاعت دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۲/۱۶۸۔ جھا ہاؤس بستی حضرت نظام الدین، نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰے رَسُوْلِہٖ الاَطہر الاعطر وَعَلٰی اَصْحَابِہٖ الَّذِین کُلُّھُمْ ازھر وانور .امابعد خطبہ کے یہ الفاظ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے ایک سو سال پہلے رسالہ "اوراد رحمانی واذکار سبحانی" میں تصنیف فرمائے تھے۔ اس رسالہ کے ضمیمہ میں حضرتؒ نے ایک اہم مضمون تحریر فرمایا تھا جسے ہم اس کتابچہ میں نقل کرتے ہیں۔ امت مسلمہ سے ایک فضیلت والی سنت کا علم گویا ختم ہو گیا اور آخر کار اس سنت پر عمل بھی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ شانہ ہمیں اِحیاءِ سنت کی ہمت و توفیق عطا فرما کر عمل کرتے

ہوئے دوسروں کو دعوت وتعلیم کی توفیق بھی عطا فرمائے آمین۔

سنت جو ترک ہوگئی وہ ذکر کرتے ہوئے انگلیوں پر گننا ہے۔

الحمد للہ آسانی سے یہ طریقہ سیکھ کر ایک سے دس ہزار تک گنتی انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔

عبد الحفیظ محمد عمر منیار

ساحل، پٹنی کالونی،

مغل سرائے روڈ،

سورت ۳۹۵۰۰۳

۳ رجب ۱۴۱۸ھ

۴ نومبر ۱۹۹۷ء

ضمیمہ رسالہ "اورادِ رحمانی واذکارِ سبحانی"

تسبیح رکھنا اور عقدِ اَنامِل سے گننا

چونکہ رسالۂ ہذا میں تسبیح وتحمید وتکبیر کے طریقوں میں بعض مخصوص اعداد بھی آئے ہیں اور ان کے شمار کرنے کے دو طریقے معمول ہیں تسبیح سے گننا اور انگلیوں پر گننا، اسلئے دونوں طریقوں کا مسنون ہونا اور عقد انامل کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی ابن حبان اور حاکم نے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک بی بی کو دیکھا کہ ان کے روبرو کچھ گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں جن پر وہ تسبیح کر رہی

تھیں الحدیث اور ابو داود اور حاکم نے حضرت صفیہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں جمع تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں صاحب مرقاۃ و صاحب ردالمحتار نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر منع نہیں فرمایا پس حدیث تقریری سے اس تسبیح متعارف کا جواز نکل آیا کیونکہ ان گٹھلیوں اور تسبیح متعارف میں بجز منظوم و منثور ہونے کے کوئی معتد بہ فرق نہیں سو یہ فرق ممانعت میں موثر نہیں ہو سکتا پس جو شخص اسکو بدعت کہے اسکا قول معتبر نہیں حضرات مشائخ نے اسکو تازیانہ شیطان کہا ہے حضرت جنیدؒ کے ہاتھ میں کسی نے تسبیح دیکھ کر پوچھا کہ منتہی ہو کر اسکی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا جس کی بدولت ہم واصل الی اللہ ہوئے اسکو کیسے چھوڑ دیں اھ اور بزرگوں نے اسکا لقب مذکرہ (یاددہانی کاذریعہ) بھی رکھا ہے

کہ اس کے ہاتھ میں ہونے سے ضرور کچھ نہ کچھ پڑھنے کا خیال آ جاتا ہے۔

اور عقد انامل کا مسنون ہونا حدیث قولی و فعلی سے ثابت ہوا ہے ترمذی نے حضرت یسیرہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے عورتوں سے فرمایا کہ تسبیح و تہلیل و تقدیس کو اختیار کرو اور انامل سے عقد کیا کرو قیامت میں یہ انگلیاں پوچھی جائیں گی اور ان سے کلام کرایا جاویگا ابو داود نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عقد فرماتے تھے تسبیح کو ابن قدامہ راوی کہتے ہیں یعنی اپنے داہنے ہاتھ سے۔

اور ہر چند کہ لغۃً عقد انامل عام ہے جیسا صاحب حرز نے کہا ہے کہ خواہ انگلیوں کو کھولے بند کرے خواہ انگلیوں کو دباتا جاوے خواہ انگوٹھا انگلیوں کی سر دن پر رکھتا جاوے اھ یعنی

کسی طرح انگلیوں سے شمار کرے اصل سنت ہر طرح حاصل ہے کسی خاص طریق کی تعیین لازم نہیں مگر احادیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے عہد میں عقد انامل کی کیفیت ضرور معتین تھی اِشارہ تشہد ایک حدیث میں اس عنوان سے بتلایا گیا ہے کہ ترپین ۵۳ کا عقد فرمایا جس پر شافعیہ کا عمل ہے ایک روایت میں ایک سوراخ کی مقدار بتلانے کی نسبت یہ آیا ہے کہ نوے ۹۰ کا عقد فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اس خاص طریق میں زیادہ فضیلت ہے اور یہ طریق اکثر صلحا میں مشہور ہے ہر چند کہ بعض عشرات میں بہت تھوڑا سا اختلاف بھی ہے مگر ادائے سنت میں سب پر عمل کرنا یکساں ہے۔

اس مقام پر ایک طریق جسکو محقق غیاث الدین نے لکھا ہے بعینہ ان کی فارسی کی عبارت ہم نقل کیے دیتے

ہیں اب عامل ذاکر کو اختیار ہے خواہ تسبیح رکھے کہ اس میں
سہولت ہے یا عقد انامل کیا کرے کہ اس میں فضیلت زیادہ
ہے پھر خواہ اس طریق مندرجہ ذیل کو اختیار کرے یا کوئی
دوسرا طریق جو اپنے مشائخ سے پہونچا ہو اس پر عمل کرے
اصل مقصود یہ ہے کہ غفلت کو دفع کرے جیسا عقد انامل کی
حدیث کے آخر میں بطور خلاصہ کلام کے ارشاد ہوا ہے کہ
غافل مت بنو ورنہ رحمت سے دور کردئے جاؤگے۔

الحمد اللہ کہ یوم عرفہ ۱۳۱۷ھ ہجری کو تحریر ہذا سے
فراغت ہوئی سبحان اللہ کیا قدرت ہے کہ مجھ جیسے ناکارہ کے
ہاتھوں یہ عبادت ہوئی اللہ اکبر کوئی شک نہیں کہ یہ محض ان
کی رحمت ہے۔ فقط

حضرت یسیرہؓ والی روایت حضرت شیخ الحدیث
مولانا زکریا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ فضائل

ذکر میں حسب ذیل نقل فرمائی ہے۔

عَنْ یَسیرۃ و کانت من المھاجرات قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بالتسبیح والتھلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانّھنّ مسئولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمۃ رواہ الترمذی وابوداود کذا فی المشکوۃ وفی المنھل اخرجہ ایضا احمد والحاکم اہ وقال الذھبی فی تلخیصہ صحیح وکذا رقم لہ بالصحۃ فی الجامع الصغیر وبسط صاحب الاتحاف فی تخریجہ وقال عبد اللہ بن عمرو رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یعقد التسبیح رواہ ابو داود والنسائی والترمذی وحسنہ والحاکم کذا فی الاتحاف وبسط فی تخریجہ ثم قال قال الحافظ معنی العقد المذکور فی الحدیث احصاء العدد وھو اصطلاح العرب بوضع

بعض الانامل علی بعض عقد انملة اخری فالاحادو والعشرات بالیمین والمؤن والالاف بالیسار۔

حضرت یسیرہؓ جو ہجرت کرنیوالی صحابیات میں سے ہیں فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے اوپر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) اور تہلیل (لاالہٰ الا اللہ پڑھنا) اور تقدیس، اللہ کی پاکی بیان کرنا مثلاً سبحان الملك القدوس پڑھنا یا سبوح قدوس ربنا ورب الملٰئکة والروح کہنا لازم کرلو اور انگلیوں پر گنا کرو اس لئے کہ انگلیوں سے قیامت میں سوال کیا جاویگا اور ان سے جواب طلب کیا جائیگا کہ کیا عمل کئے اور جواب میں گویائی دیجائیں گی اور اللہ کے ذکر سے غفلت نہ کرنا، اگر ایسا کرو گی تو اللہ کی رحمت سے محروم کردی جاؤ گی۔ (فضائل ذکر عکسی صفحہ ۱۵۹)

مطبوعہ: ادارہ اشاعت دینیات حضرت نظام الدینؒ نئی دہلی۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ تشہد والی حدیث کا حوالہ دیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

عن ابن عمرؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسریٰ علیٰ رکبتہ الیسریٰ ووضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وعقد ثلثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ وفی روایۃ کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ ورفع اصبعہ الیمنی التی تلی الابہام یدعو بہا ویدہ الیسری علیٰ رکبتہ باسطہا علیہا؎ رواہ مسلم

(مشکوٰۃ صفحہ ۸۵ ج ۱)

قولہ ثلثۃ وخمسین وھو ان یعقد الخنصر والبنصر والوسطی ویرسل المسبحۃ ویضم الابہام

الیٰ اصل المسبحۃقال الطیبی وللفقهاء فی کیفیة عقدها وجوه۔

احدها ما ذکرنا

والثانی ان یضم الا بهام الیٰ الوسطی المقبوضة کالقابض ثلٰثاوعشرین فان ابن الزبیر رواه کذ الك۔

والثالث ان یقبض الخنصروالبنصرویرسل المسبحة و یحلق الوسطی والابهام کما رواه وائل بن حجر والاخیر هو المختار عندنا قال الرافعی: الاخبار وردت بها جمیعا فکانه صلی الله علیه وسلم کان یصنع مرةًهکذا ومر ةهکذا(مرقاة)

وحدثناعبدبن حمید قال یونس بن محمد قال ناحمادبن سلمة عن ایوب عن نافع عن

ابن عمرانّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قعد فى التشهد وضع يده اليسرى على ركبته اليسرى ووضع يده اليمنى على ركبة اليمنى وعقد ثلاثا وخمسين واشار بالسبابة ـ

(مسلم شريف ج١ص٢١٦)

ثلاثا وخمسين

واعلم ان قوله عقد ثلاثة وخمسين شرطه عند اهل الحساب ان يضع طرف الخنصر على البنصر وليس ذالك مرادًا هٰهنابل المراد ان يضع الخنصر على الراحة ـ ويكون على الصورة التى يسميها اهل الحساب تسعة وخمسين (والله اعلم)

النووى شرح المسلم ج١ص٢١٦

نوے کے عقد والی روایت حسب ذیل ہے۔

باب قصة ياجوج وماجوج

وحدثنا يحي بن بكيرثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير انّ زينب بنت ابى سلمة حدثته عن ام حبيبة بنت ابى سفيان عن زينب بنت جحش ان النبى صلى الله عليه و سلم دخل عليها فزعا يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شرّ قداقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجو ج مثل هذه وحلق با صبعيه الابهام والتى تليها فقالت زينب بنت جحش فقلت يارسول الله انهلك وفينا الصالحون ؟ قال: نعم اذا كثرالخبث۔

وحدثنا مسلم بن ابراهيم ثنا وهيب ثنا ابن طاؤس عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه

وسلم قال فتح اللہ من ردم یاجوج وماجوج مثل ھذا وعقد بیدہ تسعین (بخاری ج ۱ ص ۴۷۲)

حضرت تھانویؒ نے اپنے رسالہ میں محقق غیاث الدین کی فارسی عبارت نقل فرمائی ہے۔ قارئین کے استفادہ کے لئے اس کی توضیح و تسہیل حسب تفصیل ذیل درج کی جاتی ہے:-

(۱) دائیں ہاتھ پر اکائیاں یعنی ایک سے نو تک اور دہائیاں یعنی دس سے نوے تک شمار کرتے ہیں اور بائیں ہاتھ پر سینکڑے ایک سو سے نو سو تک اور ہزار کو ایک ہزار سے نو ہزار تک شمار کرتے ہیں۔

(۲) دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی' اسکے ساتھ والی انگلی اور درمیانی انگلی کو بند کر کے اور کھول کر اکائیوں کو شمار کرتے ہیں۔

(۳) انگلیوں کو بند کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(الف) خالی مٹھی بند کی جائے۔ اس حال میں انگلیاں دو جوڑوں سے مڑیں گی اور انگلیوں کے سرے انگلیوں کی جڑ سے قریب ہونگے۔ اسے مضبوطی سے بند کرنا تعبیر کیا جائے گا۔

(ب) بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی دائیں ہتھیلی پر رکھیں اور اب اس پر دائیں ہاتھ کی انگلیاں نرمی سے بند کریں انگلیاں ایک جوڑ سے مڑیں گی اور انگلیوں کے سرے ہتھیلی کے نرم حصہ میں کلائی کے قریب ہونگے۔ اسے سہولت سے بند کرنا تعبیر کیا جائے گا۔

داہنی ہاتھ کی چھوٹی انگلی مضبوطی سے بند کریں۔
یہ ایک کا شمار ہے۔ اسکی شکل یہ ہوگی:

چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی بھی مضبوطی سے بند کریں۔ یہ دو کا شمار ہے۔ اسکی شکل یہ ہوگی:

چھوٹی انگلی اور، اسکے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اب درمیانی انگلی بھی مضبوطی سے بند کریں۔ یہ تین کا شمار ہے۔ اسکی شکل یہ ہوگی:
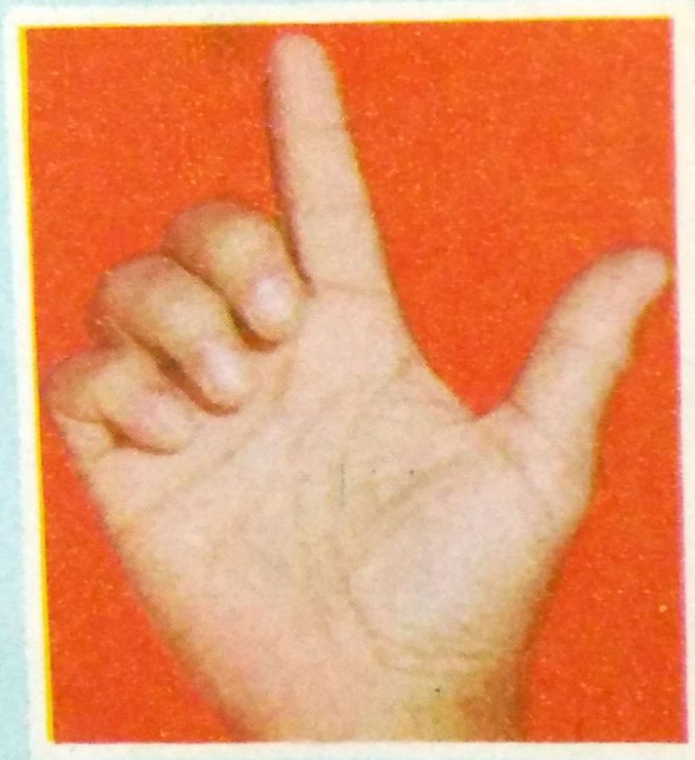
درمیانی انگلی اور اسکے ساتھ والی انگلی کو بند رکھتے ہوئے صرف چھوٹی انگلی کھول دیں۔ یہ چار کا شمار ہے۔ شکل یہ ہو گی۔

۴

چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی بھی کھول دیں۔
صرف درمیانی انگلی بند رہے گی۔ یہ پانچ کا شمار ہے۔ شکل یہ
ہو گی:

۵
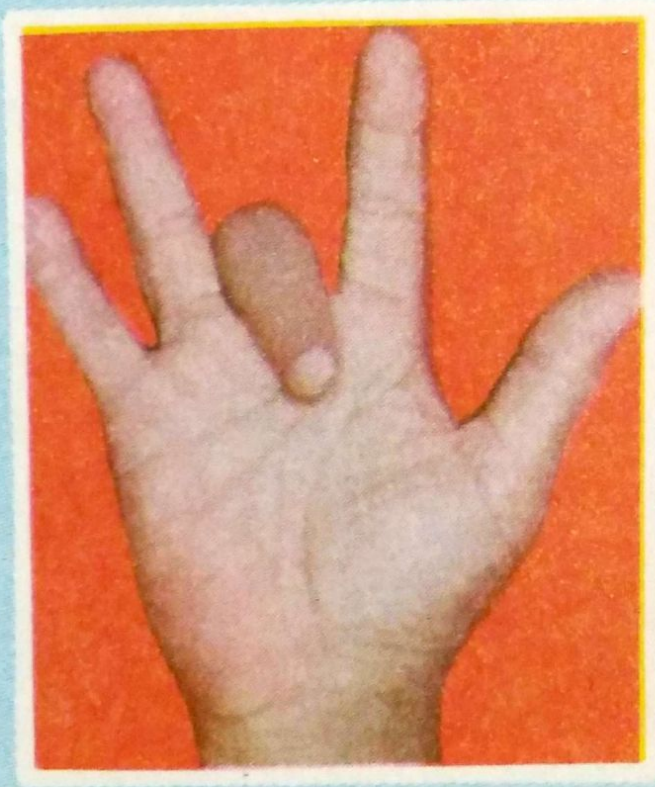
درمیانی انگلی کھولتے ہوئے اسکے پاس والی انگلی بند کرلیں۔ اب چھوٹی اور درمیانی انگلیاں کھلی ہونگی۔ یہ چھ کا شمار ہے۔ شکل یہ ہوگی:

۶

صرف چھوٹی انگلی سہولت سے بند کر لیں۔ یہ سات کا شمار ہے۔ شکل یہ ہو گی:

۷

چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی کو بھی اب سہولت سے بند کرلیں۔۔ یہ آٹھ کا شمار ہے۔ شکل یہ ہوگی:

۸

چھوٹی انگلی اور ساتھ والی کو بند رکھتے ہوئے
درمیانی انگلی بھی سہولت سے بند کر لیں۔ یہ نو کا شمار ہے۔
شکل یہ ہوگی:

۹

دہائیاں بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے پر شمار کی جاتی ہیں۔ ہر دہائی کے لئے ایک جگہ متعین کر دی گئی ہے۔ انگوٹھے پر جو جگہ متعین ہیں اس کا اشارہ شہادت کی انگلی سے کیا جاتا ہے اور شہادت کی انگلی پر جو جگہ متعین ہیں اس کا اشارہ انگوٹھے سے کیا جاتا ہے۔

ہر دہائی کی جگہ ذیل کی دو تصویروں میں بتائی گئی ہیں۔ انہیں یاد کر لیا جائے تو پھر اشارہ کرنا آسان ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ

ہتھیلی کی تصویر ۱۰/۲۰/۳۰/۵۰اور ۹۰ کے اشارے۔
۲۰
۳۰
۱۰
۹۰
۵۰
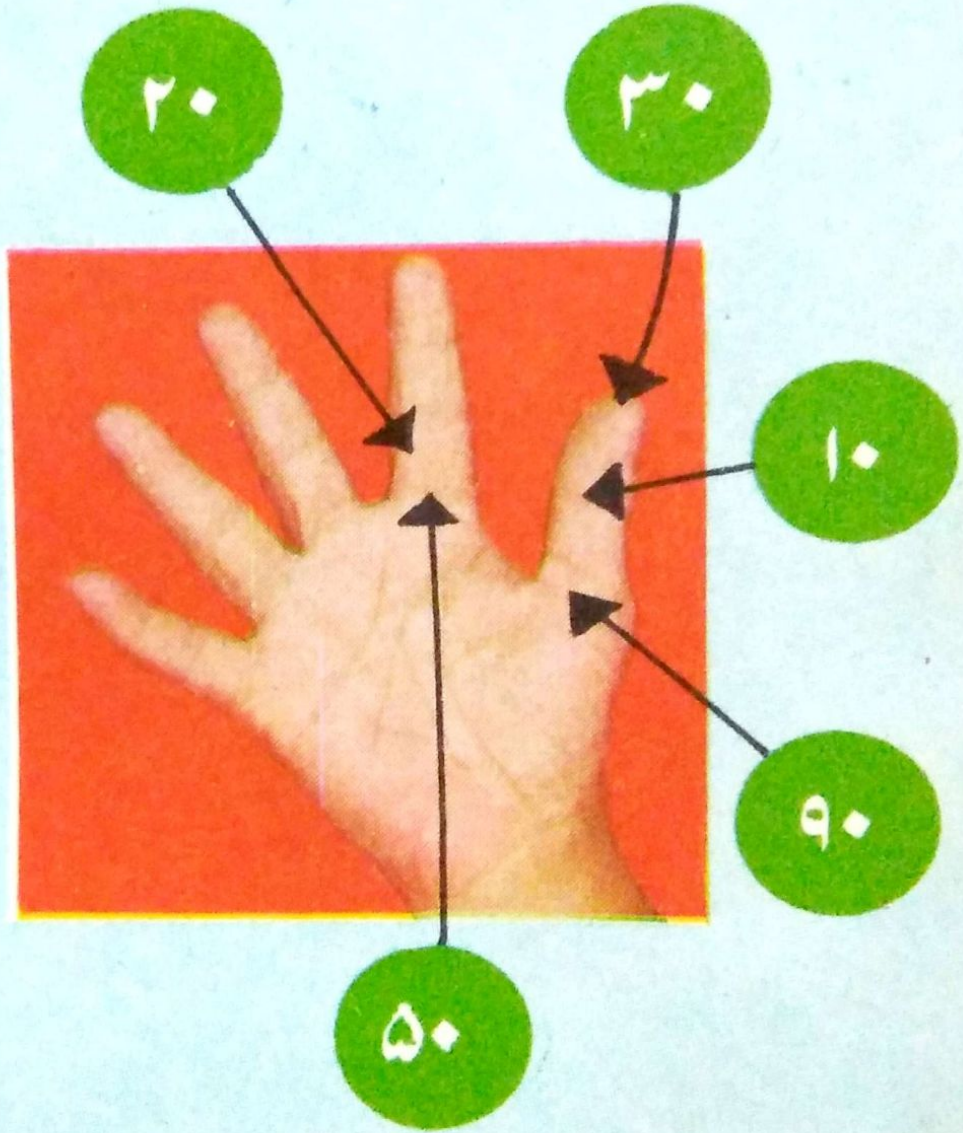
دس کے شمار کے لئے شہادت کی انگلی کے سرے کو انگوٹھے کے اوپر والے جوڑ کی لکیر پر رکھا جائے۔ شکل یہ ہوگی:

بیس کے شمار کے لئے انگوٹھے کے ناخن کو شہادت
کی انگلی کے بائیں طرف جڑ میں رکھا جائے۔ شکل یہ ہو گی:

تیس کے شمار کیلئے انگوٹھے کے سرے کو شہادت کی
انگلی کے سرے میں ملایا جائے۔ انگوٹھا سیدھا رکھا جائے تو انگلی
کی شکل کمان جیسی ہو گی۔ شکل یہ ہو گی:
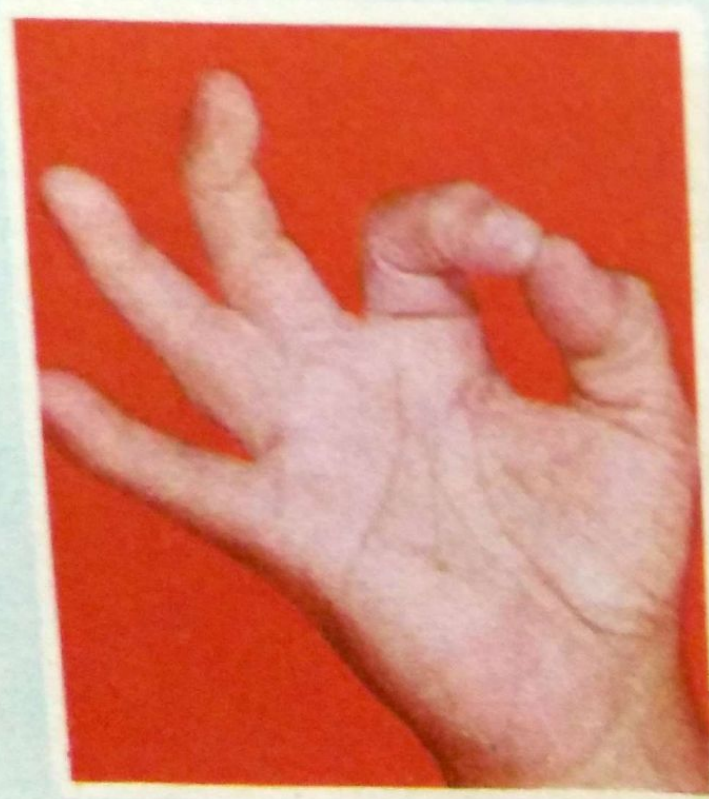
۳۵
چالیس کے شمار کے لئے انگوٹھے کو شہادت کی
انگلی سے دائیں طرف اس طرح ملا دیا جائے کے درمیان میں
فصل نہ رہے۔ شکل یہ ہو گی:
۴۰
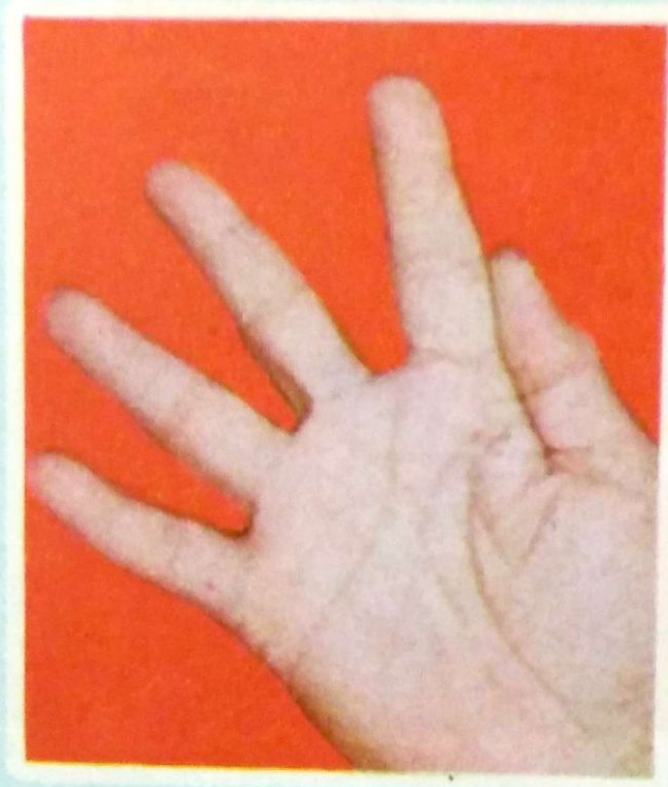
۳۶
پچاس کے شمار کے لئے شہادت کی انگلی کی جڑ میں
لکیر پر انگوٹھے کو موڑ کر رکھیں۔ شکل یہ ہوگی:
۵۰

ساٹھ کے شمار کے لئے انگوٹھے کے پورے ناخن پر شہادت کی انگلی کو بیچ کی لکیر سے موڑ کر رکھیں اس طرح کہ ناخن چھپ جائے۔ شکل یہ ہوگی:

ستر کے شمار کے لئے انگوٹھے کے برے کے پورے حصہ پر شہادت کی انگلی کا اوپر کا جوڑ اس طرح رکھیں کہ ناخن کھلا رہے۔ شکل یہ ہوگی:
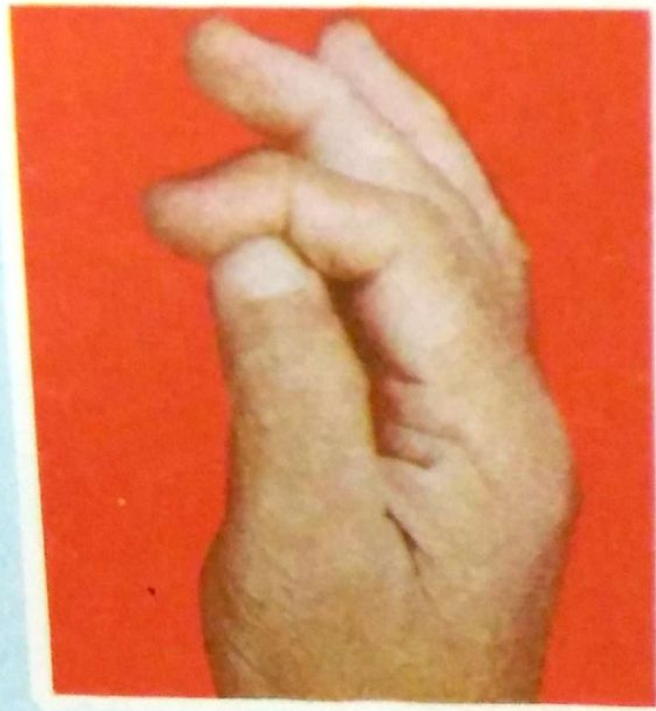
اسّی کے شمار کے لئے انگوٹھے کے ناخن اور جوڑ کے درمیان شہادت کی انگلی کا سرا رکھیں۔ شکل یہ ہوگی:

۸۰
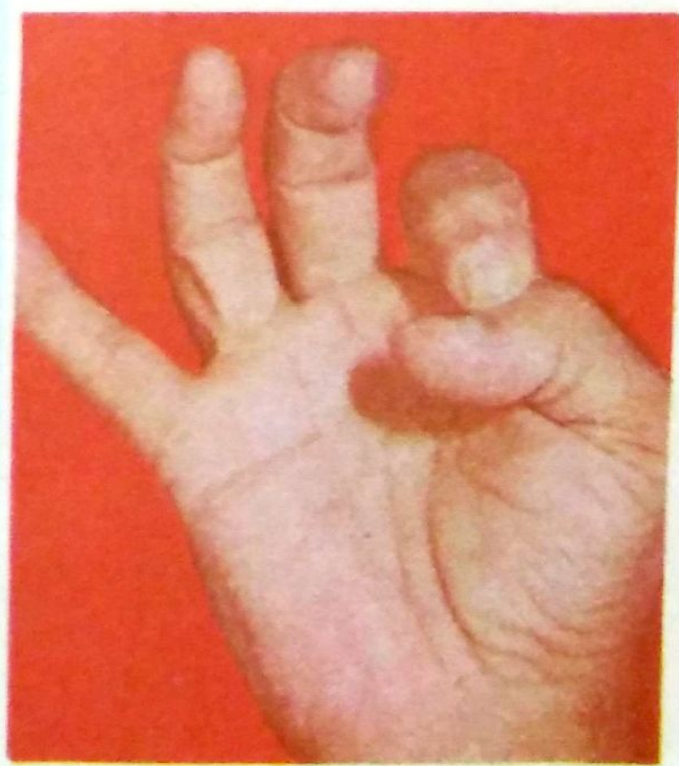
نوے کے شمار کے لئے انگوٹھے کی جڑ میں شہادت
کی انگلی کا سرا رکھیں کہ ایک دائرہ بن جائے۔ یہ وہ شکل ہے کہ
حضور ﷺ نے یاجوج ماجوج والی حدیث پاک میں اپنے
دست مبارک سے اشارہ کیا تھا۔ شکل یہ ہو گی:

۹۰

(الف) دائیں ہاتھ پر جو ایک کی شکل ہے وہ بائیں ہاتھ پر ایک سو کا شمار ہے جو حسب ذیل ہے:

۱۰۰
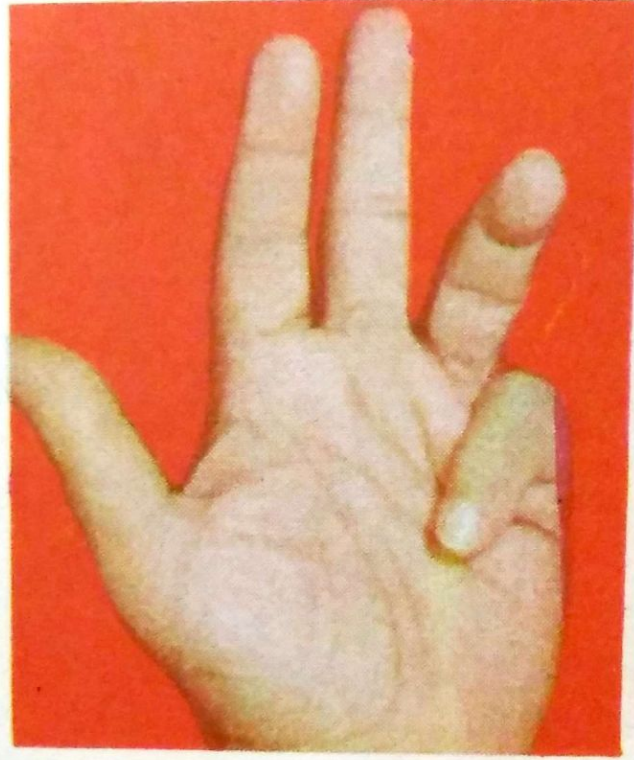
(ب) اسی طرح دو والی شکل بائیں ہاتھ پر دو سو' تین والی شکل تین سو' چار والی شکل چار سو' پانچ والی پانچ سو' چھ والی چھ سو' سات والی سات سو' آٹھ والی آٹھ سو اور نو والی نو سو ہے:

(ج) دائیں ہاتھ پر جو شکل دس کے لئے ہے وہ بائیں ہاتھ پر ایک ہزار کیلئے ہے۔ بیس والی شکل دو ہزار کے لئے، تیس والی شکل تین ہزار کیلئے، چالیس والی شکل چار ہزار کے لئے، پچاس والی شکل پانچ ہزار کے لئے ساٹھ والی چھ ہزار کے لئے، ستر والی شکل سات ہزار کے لئے، اسی والی شکل آٹھ ہزار کے لئے اور نوے والی شکل نو ہزار کے لئے ہے:

۹۰۰۰

دائیں ہاتھ پر ننانوے (۹۹) اور بائیں ہاتھ پر
نوہزار نوسو (۹۹۰۰) کی شکل حسب ذیل ہو گی:
۹۹
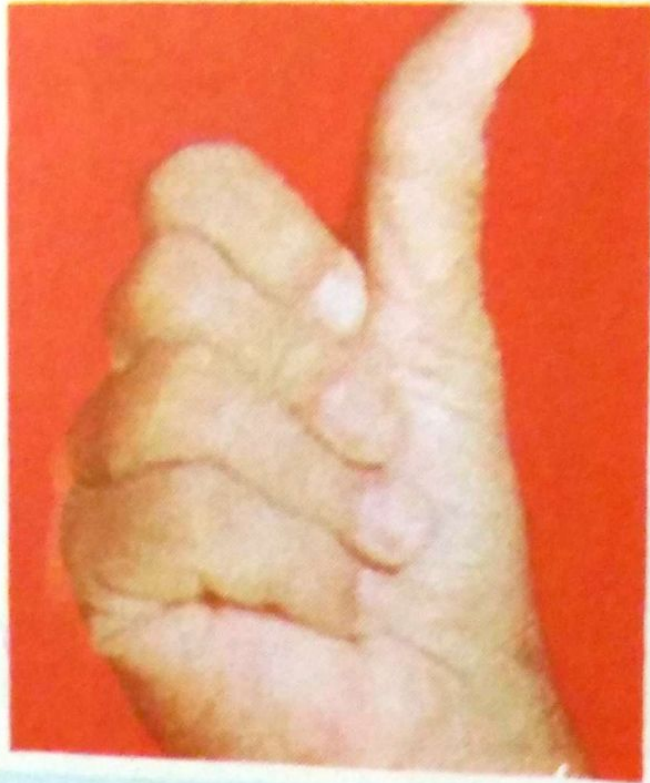
اور جب بائیں ہاتھ کی انگلیاں اور انگوٹھے کو برابر ملا کر کھڑی کر دی جائیں تو یہ شمار دس ہزار کا ہو گا۔
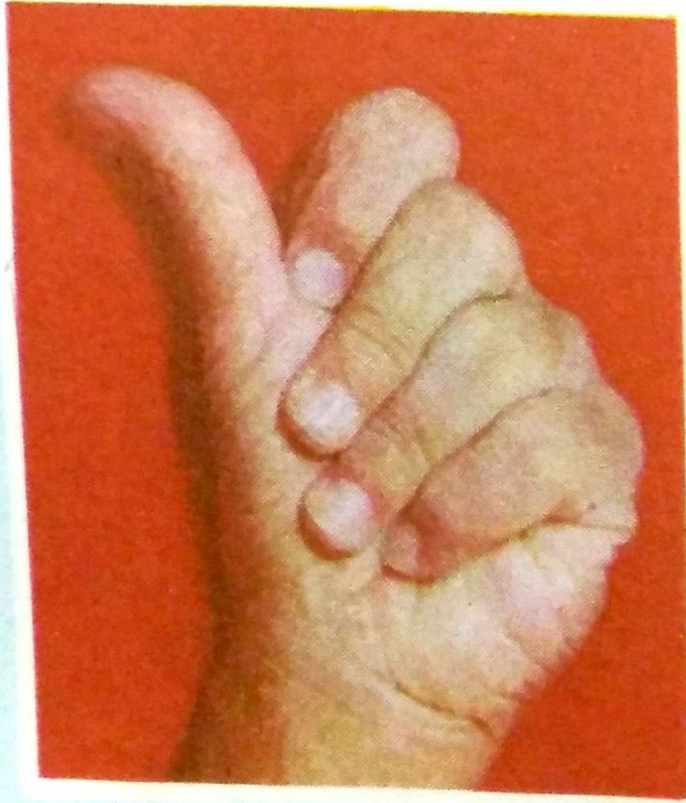
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ (حصن عن ابن ماجہ)

اُمّتِ مسلمہ سے ایک فضیلت والی سنّت کا علم گویا ختم ہوگیا اور آخرِ کار اس سنّت پر عمل بھی نہیں رہا۔ سُنّت جو ترک ہوگئی وہ ذِکر کرتے ہوئے انگلیوں پر گننا ہے۔

عبدالحفیظ محمد عمر منیار صاحب نے اس مختصر کتاب میں بہت تفصیل سے انگلیوں پر گننے کا طریقہ بتایا ہے جس کی مدد سے بآسانی یہ طریقہ سیکھ کر ایک سے دس ہزار تک کی گنتی انگلیوں پر گِنی جا سکتی ہے۔

Tasbih Ka Masnoon Tariqa
ISBN -81-7101-295-7
11988171012950 Rs. 6/